(79)

مسئلہ نبوت کے متعلق مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کی بے بنیاد تعلّی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے ۱۵۔ مارچ کے خطبہ جمعہ میں جو الفضل ۲۳ مارچ میں شائع ہوا۔ حیات و وفات مسیح اور مسئلہ نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلیٔ عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے لکھا۔ کہ مسیح ناصری زندہ ہے۔ مگر بعد میں وفات پیش کی۔ اور جب لوگوں نے اعتراض کیا۔ تو آپ نے صاف طور پر فرما دیا۔ کہ وہ میری غلطی تھی۔ جب تک مجھے علم نہ تھا۔ میں وہی کہتا رہا۔ جو جمہور مسلمانوں کا عقیدہ تھا۔ مگر جب اللہ تعالٰے نے مجھے حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ تو میں نے اسے بیان کر دیا۔ اسی طرح پہلے آپ لکھتے رہے کہ میں نبی نہیں ہوں۔ مگر بعد میں نبوت کا دعوٰے کیا۔ لوگوں نے اعتراض کیا۔ تو یہ نہیں فرمایا۔ کہ میرا تو پہلے بھی یہی مطلب تھا۔ کہ میں نبی ہوں "نہیں" کا لفظ کاتب نے غلطی سے لکھ دیا۔ بلکہ سادگی سے اقرار کر لیا۔ کہ مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کے مطابق میں اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتا تھا۔ مگر خدا تعالٰے کی بارش کی طرح وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہیں رہنے دیا"۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے ان الفاظ پر جو مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہیں مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس خطبہ میں جو "پیغام صلح" ۱۸۔ اپریل میں شائع ہوا اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے:۔

"دیکھنے والی یہ بات ہے۔ کہ کیا یہ صحیح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کبھی پہلے اپنے آپ کو نبی نہ کہتے تھے۔ اور بعد میں کہنے لگے۔ اور لوگوں کے اعتراض پر آپ نے یہ فرمایا ہو۔ کہ میرا انکار مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کی وجہ سے تھا۔ یہ امر تا پا غلط ہے۔ گو اس کے اول اور آخر دوسروں کو سچ بولنے کی تلقین ہو۔ مگر اس میں ذرہ بھر صداقت نہیں"۔

پھر چیلنج دیتے ہوئے کہا ہے:۔ "میں بجائے میاں صاحب کو بلکہ ساری قادیانی جماعت کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ حضرت صاحب کی کسی تحریر اور کسی تقریر سے یہ بات نکال کر دکھائیں"۔

گویا مولوی صاحب یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حیات و وفات مسیح کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خیالات میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ مگر وہ یہ امر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ مسئلہ نبوت کے باب میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خیالات میں کوئی تغیر رونما ہوا۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک ہی کتاب میں اور ایک ہی مقام پر ذکر فرمایا ہے۔ اور کوئی ہوشمند انسان اسے پڑھ کر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مسئلہ نبوت کے باب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خیالات میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ ذیل میں وہ مکمل حوالہ پیش کیا جاتا ہے:۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ پر ایک صاحب کا یہ سوال درج ہے۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا۔ کہ "تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ میں لکھا ہے۔ اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے پھر ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ پھر ریویو صفحہ ۴۷۵ میں لکھا ہے۔ مجھے قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں۔ وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے"۔

اس سوال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ کہا گیا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ ایک جگہ تو آپ نے یہ لکھا۔ کہ حضرت مسیح پر مجھے صرف جزئی فضیلت حاصل ہے۔ اور جزئی فضیلت ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے گویا آپ نے اپنے آپ کو غیر نبی قرار دیا۔ مگر دوسرے مقامات پر لکھ دیا۔ کہ میں حضرت مسیح سے اپنی ہر شان میں بڑھ کر ہوں۔ اور ایک نبی سے اپنی ہر شان میں بڑا یقیناً نبی ہی ہو سکتا ہے۔ غیر نبی نہیں ہو سکتا۔ بس سوال کرنے والے نے لکھا۔ کہ ایک زمانہ میں تو اپنے آپ کو آپ غیر نبی قرار دے کر حضرت مسیح پر اپنی کسی فضیلت کو جزئی فضیلت قرار دیتے تھے۔ مگر اب ان پر اپنی ہر شان میں فضیلت بتاتے ہیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ آپ اپنے آپ کو نبی قرار دیتے ہیں۔ اس تضاد اور تناقض کی کیا وجہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے جواب میں فرماتے ہیں:۔ "اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔ کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے۔ کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا۔ مگر بعد میں لکھا۔ کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسٰی رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا۔ کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔ اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت عیسٰی آسمان سے نازل ہوں گے۔ اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا۔ بلکہ اس وحی کی تاویل کی۔ اور اپنا اعتقاد وہی رکھا۔ جو عام مسلمانوں کا تھا۔ اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی۔

کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے۔ کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں۔ . . . . . . اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

اب غور فرمائیں کہ کیا ان الفاظ میں وہی کچھ بیان نہیں کیا گیا۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا۔ آپ نے بیان فرمایا تھا۔ کہ (ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے یہ لکھتے رہے۔ کہ میں نبی نہیں ہوں (ب) مگر بعد میں نبوت کا دعوےٰ کیا (ج) لوگوں نے جب اعتراض کیا تو (د) آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کے مطابق اپنے آپکو نبی نہیں سمجھا تھا مگر خدا تعالےٰ کی بارش کی طرح وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہیں رہنے دیا۔

یہ چاروں شقیں ایسی ہیں جو محولہ بالا حوالہ سے پوری طرح ثابت ہیں۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں پہلا میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت۔ وہ نبی ہے اور میں غیر نبی۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا۔ جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ مگر بعد میں میں نے لکھا میں اپنی ہر شان میں مسیح موسوی سے بڑھ کر ہوں۔ گویا نہ صرف نبی ہوں۔ بلکہ حضرت مسیح سے اپنے درجہ میں فوقیت رکھنے والا نبی ہوں۔ پھر اس حوالہ سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اس تناقض کے متعلق بعض لوگوں نے اعتراض کیا۔ اور آپ نے جواب میں یہ فرمایا کہ "اسی قسم کا تناقض ہے" جیسے حیات و وفات مسیح کے متعلق میری تحریرات میں پایا جاتا ہے جس طرح حیات مسیح کے متعلق پہلے میرا عقیدہ وہی تھا جو عام مسلمانوں کا تھا" اسی طرح مسئلہ نبوت کے متعلق بھی پہلے میرا وہی عقیدہ تھا جو عام مسلمانوں کا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"

گویا ایک زمانہ میں مسلمانوں کے عام عقیدہ کے تتبع میں آپ دعوائے نبوت سے انکار فرماتے رہے۔ اور جب الہامات الٰہیہ میں آپکی کسی فضیلت کا ذکر آتا تو آپ اسکو جزئی فضیلت قرار دیتے مگر جب خدا تعالےٰ کی بارش کی طرح وحی ہوئی تو اس نے آپ کے خیالات میں تبدیلی پیدا کر دی اور آپ کھلے طور پر اپنے آپکو نبی سمجھنے لگے۔ مگر ایسا نبی جو ایک پہلو سے نبی ہے۔ اور ایک پہلو سے امتی۔ یعنی اسکی نبوت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت روحانی کا ایک لذیذ ترین پھل ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو کچھ فرمایا وہ حرف بحرف صحیح ہے

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج پونے چار بجے بعد دوپہر بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ ملک صلاح الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور خان میر صاحب حضور کے ہمراہ ہیں۔ ۱۰ بجے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ حضور خیریت سے پہنچ گئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی طبیعت بعارضہ بخار علیل ہے۔ دعائے صحت کیجائے

کل مسٹر دلیبس گرک لینڈ آف شکاگو جو نیویارک کے اخبار "دی لائف" کے نمائندہ ہیں۔ امرتسر سے تشریف لائے۔ مختلف مقامات کو دیکھا اور فوٹو لئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور شام کو واپس چلے گئے۔

اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کو آشوب چشم کی سخت تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے ہاں ۱۴ شہادت کو لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صادقہ نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

لیفٹنٹ چودہری عبداللہ خانصاحب بی اے کا صاحبزادہ حمید نصر اللہ خاں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے دعا کی جائے

جناب ملک غلام محمد صاحب چیف کنٹرولر آف ریلوے سٹورز کی تشریف آوری

قادیان ۲۱ شہادت۔ آج ۹½ بجے قبل دوپہر کی گاڑی سے جناب ملک غلام محمد صاحب چیف کنٹرولر آف ریلوے سٹورز تشریف لائے۔ سٹیشن پر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلےٰ، جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ موجود تھے۔ نیز کور کے والنٹیرز حاضر تھے۔ جناب ملک صاحب نے سٹیشن سے روانہ ہو کر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ نور ہسپتال، جنرل ورکس سٹار ہوزری ورکس۔ ہمالیہ گلاس فیکٹری۔ مدرسہ احمدیہ۔ اور بک ڈپو کا معائنہ کیا۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ عصر کے بعد آپ طلباء مدرسہ احمدیہ کی ٹی پارٹی میں شریک ہوئے۔ آپ جناب چودہری صاحب موصوف کی کوٹھی پر قیام فرما ہیں۔ کل آپ انشاء اللہ مرکزی دفاتر دیکھیں گے۔

محکمہ امداد باہمی ضلع جالندھر کے بتیس ۳۲ اصحاب قادیان میں

قادیان ۲۱ شہادت۔ آج ضلع جالندہر کے محکمہ امداد باہمی کے بتیس اصحاب جنہیں تین انسپکٹر اور بتیس مسلم و سکھ سب انسپکٹر تھے۔ وجو ریفریشر کورس کے سلسلہ میں بٹالہ آئے ہوئے ہیں ۱۰½ بجے کی گاڑی سے چوہدری نذیر احمد صاحب احمدی انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز جالندہر کی معیت میں قادیان تشریف لائے اور مختلف مقامات دیکھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول بورڈنگ تحریک جدید اور مسجد اقصیٰ سے ہوتا ہوا۔ یہ تعلیم یافتہ قافلہ مسجد مبارک میں پہونچا۔ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ملاقات کا شرف بخشا۔ کچھ دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ اس کے بعد یہ اصحاب بہشتی مقبرہ دیکھنے گئے۔ پھر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی پر گئے۔ جہاں جناب چودھری صاحب سے ملاقات کی۔ اور چند منٹ تک نہایت موثر رنگ میں تبلیغی گفتگو فرمائی۔ وہاں سے واپسی پر ان اصحاب نے ناشتہ کیا۔ اس موقعہ پر جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے موثر پیرائے میں انہیں خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرنے اور اس سے نیکی اور ہدایت چاہنے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری نے احمدیت کے مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے بعض اصحاب کے سوالات کے جواب دیئے۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے سکھ اصحاب کے لئے مختصر لیکچر دیا۔ دفتر نشر و اشاعت کیطرف سے مختلف تبلیغی ٹریکٹ دیئے گئے۔ شام کی گاڑی سے یہ اصحاب واپس چلے گئے۔

طلباء مدرسہ احمدیہ کی طرف سے جماعت ہفتم کے طلباء کو الوداعی دعوت

قادیان ۲۱ شہادت۔ آج بعد نماز عصر طلباء مدرسہ احمدیہ نے آخری جماعت ہفتم کے طلباء کو الوداعی ٹی پارٹی دی۔ جس میں بعض بزرگان جماعت بھی شریک ہوئے۔ چائے نوشی کے بعد زیر صدارت آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب طلباء مدرسہ نے ایڈریس پڑھا۔ جس کا جواب جماعت ہفتم کے ایک طالب علم نے دیا۔ اور آخر میں جناب چودہری صاحب موصوف نے طلباء کو مخاطب کر کے دلچسپ تقریر فرمائی۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ جناب چودہری صاحب کی مفصل تقریر اگلے پرچہ میں انشاء اللہ درج کی جائے گی۔

(80)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق وحکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

نظر لگنا

فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ اپنی توجہ کا ایک اور واقعہ بھی جو قادیان کے رہنے والے محمد علی شاہ صاحب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے سنایا کرتے تھے۔ میں اصل واقعہ سُنانے سے پیشتر محمد علی شاہ صاحب کے متعلق ایک اہم بات سُنا دیتا ہوں۔ تاکہ روایت میں آکر محفوظ ہو جائے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں مَیں ایکدن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہُوا تھا۔ اس وقت تک ہم محمد علی شاہ صاحب کو احمدی نہیں سمجھتے تھے۔ باتوں باتوں میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے فرمایا۔ محمد علی شاہ صاحب مخلص احمدی ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ انہوں نے بیعت تو نہیں کی۔ آپ نے فرمایا۔ شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کرنے کے لئے کہا تھا۔ اور حضور نے فرمایا تھا۔ میں بیعت قبول کرتا ہوں۔ مگر آپ اظہار نہ کریں۔ یہاں اکثر مقدمات ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں احمدیوں کی احمدیوں کے حق میں گواہیاں قبول نہیں کی جاتیں۔ آپ ایسے موقعہ پر سچی شہادت دے کر فائدہ پہونچا سکتے ہیں۔ حضور نے یہ اس لئے فرمایا۔ کہ شاہ صاحب ایک اچھی پوزیشن کے آدمی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہ صاحب کے متعلق اپنی "توجہ" کا ایک واقعہ اس زمانہ کا سنایا کرتے تھے جبکہ شاہ صاحب ابھی احمدی نہ تھے فرماتے ایک دفعہ وُہ بیمار ہُوئے۔ تو مَیں نے اور دوائیوں کے ساتھ افیون بھی بطور دوائی کھانے کو دی۔ مگر دوائی کھلانے والے نے غلطی سے افیون کا ست سارا ایک ہی دفعہ کھلا دیا۔ اس کا کھلانا تھا۔ کہ وُہ بالکل بے ہوش ہو گئے۔ اور حالت خراب ہو گئی۔ ایک شخص میرے پاس دوڑا دوڑا آیا۔ کہ محمد علی شاہ صاحب بالکل بے ہوش ہو گئے ہیں۔ اور ان کی حالت بہت نازک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ کہ غلطی سے افیون کا سَت کھلا دیا گیا ہے۔ چونکہ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بیٹھا تھا اس لئے میں نے بلا اجازت مجلس سے اُٹھ کر جانا بے ادبی سمجھا۔ اور میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور محمد علی شاہ صاحب سخت بے قرار ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ "بیٹھے پھر جانا" مجھے سخت گھبراہٹ ہُوئی۔ کہ اتنی دیر میں شاہ صاحب فوت نہ ہو جائیں۔ اس خیال سے میں نے دُعا کرنا شروع کی۔ اور حضور پر اس نیت سے اپنی "توجہ" ڈالنی چاہی۔ کہ مجلس برخاست کر کے اندر تشریف لے جائیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسی وقت اُٹھ کر اندر چلے گئے۔ اور میں وہاں سے اُٹھ کر دوڑتا ہُوا شاہ صاحب کے پاس پہونچا۔ ان کو بہت سی قے کرائی اُٹھایا۔ بٹھایا۔ اور ان کا پیٹ بالکل خالی کرا دیا۔ آخر چند منٹوں کے بعد ان کو آرام آگیا:۔

فرمایا۔ علم نظر جسے اصطلاح میں "علم توجہ" کہا جاتا ہے۔ ایک یقینی بات ہے۔ اور جس طرح مقناطیس بغیر مادی اسباب کے لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ ویسے ہی ایک توجہ ڈالنے والا انسان دوسرے انسان پر اپنی توجہ کا اثر ڈال کر حسب منشا اس سے سلوک کر سکتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ کھانا پکانے والے خادم کو اس کھانے سے کچھ نہ کچھ ضرور کھانے کے لئے دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو وُہ پاس بیٹھا مونہہ دیکھتا رہے گا۔ اور اپنی پُوری توجہ کھانے کے متعلق تم پر ڈالے گا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کی توجہ کا اثر تمہارے معدہ اور ہاضمہ پر پڑے گا۔ اور کھانا یا تو قے کے ذریعہ نکل جائے گا۔ یا پھر اچھی طرح ہضم نہیں ہوگا۔ اور تکلیف اُٹھانی پڑے گی:۔

فرمایا۔ تم نے کئی دفعہ دیکھا ہوگا۔ کہ بعض بچے نہایت حریص اور لالچی ہوتے ہیں۔ جب کھانے کی چیزیں حصہ رسدی سے سب بچوں میں تقسیم کر دی جاتی ہیں۔ تو وُہ اپنا حصہ جلدی جلدی ختم کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور دوسرے بچوں کے مونہہ کی طرف تکنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر ان میں سے کئی بچے چیز ہضم نہیں کر سکتے:۔

فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارے وطن بھیرہ ضلع شاہ پور میں ایک شخص تھا۔ جس کی نظر نہایت سخت تھی جب کبھی وُہ کسی چیز پر خواہ وُہ بُری ہو۔ یا اچھی۔ اپنی غیر معمولی توجہ کرتا۔ تو اس پر ضرور اثر پڑتا۔ ایک دن وُہ میرے پاس دوڑتا ہُوا آیا۔ مَیں نے پوچھا۔ خیر تو ہے؟ کہنے لگا۔ ابھی چند منٹ کی بات ہے۔ کہ میرا بیٹا آرہا تھا۔ میری اس پر توجہ پڑ گئی۔ کہ کیا ہی اچھے خدوخال ہیں۔ کتنا خوبصورت نوجوان ہے۔ اب مجھے خطرہ ہے۔ کہ وُہ بچ نہیں سکے گا۔ آپ کچھ روک تھام کر سکتے ہوں۔ تو کریں۔ مگر روک تھام کیا ہونی تھی۔ وُہ لڑکا کچھ دیر کے بعد مر گیا:۔

پس توجہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر اس کا صحیح استعمال کیا جائے۔ تو نہایت مفید چیز ہے۔ اس سے کئی قسم کی بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے

غرض غیر مادی اسباب ضرور ہیں ان سے بالکل انکار کر دینا۔ کہ یہ محض وہم ہے۔ صحیح نہیں۔ پس جب کسی کو یہ خطرہ لاحق ہو۔ کہ کسی کی نظر لگ گئی ہے۔ تو دُعا کرے۔ کہ خدایا! اگر کسی نے مجھے غیر مادی اسباب سے نقصان پہونچایا ہے یا نقصان پہونچانے کی کوشش کی ہے تو تُو اس کے اثر کو زائل کر دے۔ کیونکہ مادی۔ اور غیر مادی اسباب تیرے نزدیک دونوں برابر ہیں۔ اور تو دونوں کا بطریق احسن علاج کر سکتا ہے۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے:۔

بالآخر میں پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد یاد دلاتا ہُوں۔ کہ اَلْعَیْنُ حَقٌّ بعض دفعہ نظر ضرور لگ جاتی ہے۔ اور نظر اور توجہ کے اندر بہت حد تک ایک حقیقت مخفی ہے۔ جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر بات بات پر کہنا کہ جادُو ہو گیا ہے۔ کوئی شخص ٹُونہ کر گیا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ توجہ اور چیز ہے۔ اور جادُو اور ٹُونہ اور چیز ہے:۔

توجہ ایک طبعی چیز ہے۔ جو تمام انسانوں کے اندر طبعاً کم و بیش پائی جاتی ہے۔ اور بعض صاحب توجہ انسان نہایت نیک، بزرگ۔ اور ولی ہوتے ہیں۔ مگر ٹُونہ اور جادُو کرنا ایک قسم کی مشق ہے۔ اور یہ ایسے لوگوں کا شیوہ ہے۔ جن کی عملی زندگیاں نہایت گندی ہوتی ہیں کہیں نہیں دیکھو گے۔ کہ کوئی نیک اور شریف انسان جادُوگر۔ یا ٹُونہ باز ہو:۔

خاکسار محمود احمد۔ خلیل شاہ پوری

ہندوستان کی تعلیمی حالت

ہندوستان کی تعلیمی پستی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حکومت ہند کے ایجوکیشنل کمشنر نے حال میں تعلیمی ترقی کے متعلق اپنی پنج سالہ رپورٹ شائع کی ہے جو ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۷ء تک کی ہے۔ اس میں سے بعض دلچسپ اقتباسات ہم قارئین کے معلومات میں اضافہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ تمام ملک میں ۳۲ء میں تعلیمی اداروں کی تعداد ۲۵۷۲۹۵ تھی۔ مگر یہ تعداد ۱۹۳۷ء میں کم ہو کر ۲۵۵۷۰۹ رہ گئی۔ لیکن درسگاہوں کی تعداد میں کمی کے ساتھ طلباء کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ یعنی ۳۲ء میں ۱۲۶۷۰۰۰ تعداد تھی۔ جو ۱۹۳۷ء میں ۱۴۱۴۶۰۰۰ ہو گئی۔

یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد میں بھی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ یعنی ۱۹۱۷ء میں یہ تعداد ۶۱۰۰۰ تھی۔ ۳۲ء میں ۱۰۵۰۰۰ اور ۳۷ء میں ۱۲۹۰۰۰ ہو گئی۔ اس عرصہ میں تعلیمی اخراجات میں صرف ۸۷ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ ۳۶-۱۹۳۷ء میں جو روپیہ تعلیم پر صرف ہوا۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ سرکاری خزانہ سے ۱۲٫۳۶ کروڑ لوکل فنڈوں سے ۲٫۳۴ کروڑ فیس کے ذریعہ ۷٫۱۱ کروڑ دیگر ذرائع سے ۴٫۲۴ کروڑ گویا کل خرچ ۲۸٫۵۰ کروڑ ہوا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس میں سے حکومت کا حصہ یعنی تقریباً ۱۲ کروڑ بہت ہی تھوڑا ہے ثانوی تعلیم کا خالص خرچ ۵۰۰۰۰ ۷ روپے ہے۔

پرائمری تعلیم کے لئے ہندوستان بھر میں ۳۲-۱۹۳۱ء میں ۱۶۸۸۳۵ اسکول تھے۔ اس تعداد میں بھی ۳۷-۱۹۳۶ء میں کمی ہو گئی۔ یعنی ۱۶۴۸۱۴ رہ گئے۔ تاہم طلباء کی تعداد میں اضافہ اطمینان بخش ہے۔ یعنی جہاں ان سکولوں میں ۳۲-۱۹۳۱ء میں ۱۸۵۵۰۰۰ طلباء تعلیم پا رہے تھے۔ وہاں ۳۷-۱۹۳۶ء میں ۹۰۴۷۰۰۰ ہو گئے۔ اور اس تعلیم کے اخراجات ۷۰۰۰۰۰ ہوئے!

رپورٹ میں اس امر پر اظہار اطمینان کیا گیا ہے۔ کہ اس عرصہ میں لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت کا خاص احساس پیدا ہو گیا ہے۔ اور تعلیم نسواں کے متعلق پرانے خیالات کی شدت میں کمی ہو رہی ہے۔ زنانہ مدارس میں طالبات کی تعداد میں ۲۵٫۹ فیصدی کا اضافہ ہوا ۳۲ء میں کل تعداد ۲۴۹۳۰۰۰ تھی مگر ۱۹۳۷ء میں ۳۱۳۸۰۰۰ ہو گئی۔ زنانہ سکولوں کی تعداد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں بعض صوبوں میں مخلوط تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور ان صوبوں میں ان لڑکیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ جو لڑکوں کے مدارس میں پڑھتی تھیں۔

رپورٹ میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت علیحدہ طور پر بیان کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ۳۲-۱۹۳۱ء میں کل مسلمان طلباء کی تعداد ۳۴۰۰۰۰۰ تھی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ۳۷-۱۹۳۶ء میں یہ ۳۶۸۶۰۰۰ ہو گئی۔ لڑکوں کے علاوہ مسلمان لڑکیوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

اچھوت طلباء کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ عام سکولوں میں اچھوت اقوام سے تعلق رکھنے والے لڑکوں کے داخلہ میں جو دقتیں تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہیں۔ تعلیم بالغاں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ۳۷-۱۹۳۶ء میں ۲۰۱۷ سکول ایسے تھے۔ جن میں بالغوں کی تعلیم کا انتظام ہے۔ اور ان میں ۰۰۰ ۶۳ ہزار بالغ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ تعلیم بالغاں عام طور پر رضاکارانہ طور پر دی جاتی ہے۔

رپورٹ میں ہندوستانی زبانوں میں تعلیم کے موضوع پر خاص طور پر بحث کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ثانوی مدارس میں ہندوستانی زبانوں کو ذریعہ تعلیم قرار دینے کے متعلق جو تجربات کئے گئے۔ وہ بالعموم ناکام رہے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ خیال کی گئی ہے۔ کہ ان زبانوں میں معقول اور موزوں نصاب مہیا نہیں ہو سکے۔ اور پھر ایک ہی صوبہ میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اور جدا جدا رسم الخط ہیں۔ گویا ہندوستان میں جس طرح دیگر اختلافات اس کی سیاسی ترقی میں روک ثابت ہو رہے ہیں۔ اسی طرح اس کی زبانوں کا اختلاف اس کی تعلیمی ترقی میں روک بن رہا ہے۔

غیر ملکی زبانوں میں حصولِ تعلیم ہندوستانی بچوں کے لئے بہت سی مشکلات کا موجب ہے۔ اور وہ بہت سخت محنت کے بغیر اس میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ لیکن دیسی زبانوں میں تعلیم دینے میں جو مشکل ایجوکیشنل کمشنر نے بیان کی ہے۔ وہ بھی معقول ہے۔ اس لئے اگر باقی اختلافات حل نہیں ہو سکتے۔ تو کم سے کم زبان کا اختلاف دور کر کے ملکی نوجوانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے ہی اگر ذمہ وار لیڈر کوشش کریں۔ تو یہ بہت بڑی خدمت ہو گی۔

اردو ایک ایسی زبان ہے جسے اس ملک میں لنگوا فرینکا کی حیثیت حاصل ہے۔ یعنی یہ قریباً ہر جگہ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اور ہندوستان کی ممتاز زبانوں کے الفاظ اس میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ پھر دیسی زبانوں میں موزوں نصاب موجود نہ ہونے کی جو مشکل ہے وہ بھی اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے سے حل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس وقت تک زبان اردو بلحاظ علمی سرمایہ کے کافی مالدار ہو چکی ہے۔ اور یورپ کی اکثر علمی اور چیدہ کتابوں کے تراجم اس میں آ چکے ہیں۔ اس لئے اگر دیسی زبانوں کا مسئلہ اس رنگ میں حل کیا جائے۔ کہ سب کچھ چھوڑ کر صرف اسی زبان کو ذریعہ تعلیم بنا لیا جائے۔ تو کام بہت اچھی طرح چل سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہندو خواہ مخواہ اس سوال کو بھی فرقہ وارانہ رنگ دے رہے ہیں۔ اور اس طرح قومی وملی کاز کو شدید نقصان پہونچا رہے ہیں۔

عام طور پر تعلیمی حالت کے متعلق رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کی تاریخ میں تعلیم کے متعلق اس قدر دلچسپی پہلے کبھی نہیں لی گئی۔ جتنی کہ اس عرصہ میں لی گئی ہے۔ موجودہ طریق تعلیم کے متعلق ہر طبقہ میں اطمینان پایا جاتا ہے۔ اور اس بات کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ کہ ملک تعلیم کی جدید تنظیم و اصلاح کی جدوجہد کے لئے بالکل تیار ہے۔

مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر

رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سبکدوش ہونے کی تقریب پر انہیں ٹی پارٹی دی گئی۔ جس کا ذکر اخبار میں ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ اس پارٹی میں انہیں مدرسہ کے طلباء اور اساتذہ اور اولڈ بوائز کی طرف سے ایڈریس دیئے گئے۔ اب میں نہ صرف ایک اولڈ ہیڈ ماسٹر ہونے کے لحاظ سے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ مل کر کام کرنے کا مجھے دو دفعہ موقعہ ملا۔ اپنے چند جذبات کا اظہار اخبار کے ذریعہ سے کرتا ہوں۔ مولوی صاحب سے میری واقفیت اس زمانہ سے ہے۔ جب کہ وہ لاہور میں ایک طالب علم تھے۔ اور میں لاہور میں دفتر اکونٹنٹ جنرل میں آڈیٹر تھا۔ اس وقت حضرت مولینا مولوی غلام حسین صاحب مرحوم امام مسجد گمٹی نے مولوی محمد دین صاحب کو احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور انہیں میرے پاس بھی لائے۔ تاکہ میں بھی احمدیت کے متعلق انہیں کچھ بتلاؤں۔ مولینا صاحب مرحوم کی تبلیغ سے انہیں قبولیت احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر جب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ اس وقت وہ بھی مدرسہ کے سٹاف میں ملازم ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ اور حافظ غلام محمد صاحب مدرسہ میں تعلیم پاتے تھے۔ اور سب اساتذہ اور طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت صحبتوں سے فیضیاب ہونے کا موقعہ نصیب ہوتا رہتا تھا۔ اس وقت مولوی محمد الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انتظار میں مسجد مبارک میں نماز سے گھنٹوں قبل جا بیٹھتے تھے۔ اور اتنی دیر تک بیٹھا رہنے سے وہ ایک دفعہ بیمار بھی ہو گئے۔ مگر ان کے اس شوق و اخلاص میں کچھ کمی نہ آئی۔

ایک دفعہ مولوی صاحب ایک خوفناک بیماری میں گرفتار ہوئے۔ اور بظاہر ان کے بچنے کی امید نہ تھی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں ایک مقدمہ کے سبب مقیم تھے مولوی صاحب کو بھی وہاں پہنچایا گیا۔ حضور نے ان کی صحت کے واسطے دعا کی۔ اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں مرحوم ساکن گوڑیانی کو ان کے علاج پر مقرر کیا۔ اللہ تعالےٰ نے مولوی صاحب کو صحت دی۔ اور اتنا لمبا عرصہ خدمتِ دین کی توفیق دی۔ پس ان کی زندگی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک معجزہ ہے۔

دوسرا موقعہ مولوی محمد دین صاحب کو میرے ساتھ کام کرنے کا امریکہ میں حاصل ہوا۔ جبکہ وہ مشنری مقرر کر کے وہاں بھیجے گئے۔ میں نے انہیں ہمیشہ سنجیدہ مخلص اور تعاون کرنے والا کارکن پایا۔ جس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں۔ اور ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعائے حسنات دارین کرتا ہوں۔

عطیہ یک صد کتاب

مولوی صاحب کی یادگار میں ایک دار المطالعہ کے بنانے کی تجویز ہوئی ہے۔ میں انشاء اللہ اس کے واسطے اپنے پاس سے ایک سو کتاب دوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور فیصلہ کن تحریر

مولوی محمد علی صاحب سے درخواست

غیر مبایعین اگر اپنے قول و فعل میں تطابق پیدا کر لیں۔ تو جماعت احمدیہ سے ان کے بہت سے اختلافات مٹ جاتے ہیں ابھی چند روز گزرے کہ گوجرانوالہ میں غیر مبایع مولوی احمد یار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کا استخفاف کرتے ہوئے کہا۔ کہ حضرت صاحب کا درجہ تو اولین مہاجر صحابہ۔ بالخصوص خلفاء اربعہ سے بھی کمتر ہے۔ جس پر میں نے ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حسب ذیل عبارت رکھی۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ یعنی آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے ایک فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پائیں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

گو جرانوالہ میں تو غیر مبایع مناظر نے اس حوالہ کو چھوا تک نہیں۔ مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کے مندرجہ بالا مقام کا انکار کرتا رہا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں:۔

"ہم حضرت صاحب کی ہر ایک تحریر کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں" (پیغام ۳ اپریل)

میں درخواست کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے اس اقرار کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت مندرجہ بالا کو بھی سر آنکھوں پر رکھیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو میرے خیال میں سارے نزاع کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس حوالہ میں حضرت اقدسؑ کی نبوت۔ جماعت احمدیہ کے مقام اور خلفاء کے طریق پر جماعت میں نظام کے قیام کی خبر دی گئی ہے۔ اے کاش! غیر مبایعین اس ایک تحریر کو ہی سر آنکھوں پر رکھیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

اعلان

خاکسار نے شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کے رسالہ "ذریت مبشرہ" کے جواب میں الفضل میں چند اقساط شائع کی ہیں۔ باقی اقساط میں سفروں کے باعث جلد مرتب کر کے شائع نہ کر سکا شیخ مصری صاحب کے ایک تازہ نوٹ مندرجہ "پیغام اسلام" سے ظاہر ہے کہ انکے نزدیک میرے جواب کی سب قسطیں ختم ہو چکی ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ انشاء اللہ بقیہ اقساط جلد بذریعہ الفضل شائع ہوں گی۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

خلافت احمدیہ کے متعلق امیر غیر مبایعین کا اقرار و انکار

غیر مبایعین اصحاب غور فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حیات طیبہ میں اس امر کی وضاحت فرما دی تھی کہ جس طرح انبیاء سابقین کے وقت اللہ تعالیٰ کا یہ دستور رہا کہ ان کا کچھ کام ان کی زندگی میں پورا ہوا۔ اور باقی حصہ کی تکمیل ان کی وفات کے بعد ان کے خلفاء کے ذریعہ سے ہوئی۔ یہی سنت میرے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد" (الوصیت ص۴)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اسے اکناف عالم میں پھیلا دیگا۔ اور اس کے مخالفین کو نامراد اور ذلیل کر کے اسے تمام دنیا میں ترقی عطا کریگا۔ اور یہ ترقی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بعد بھی جاری رہے گی۔ بلکہ پوری ترقی اور شان و شوکت آپ کے وصال کے بعد ہی حاصل ہوگی۔ اور اس ترقی کے حاصل کرنے کا ذریعہ خلافت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں اس کی تشریح فرما دی ہے۔ کہ آپ کے وصال کے بعد سلسلہ خلافت قائم ہوگا اور اس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کو کامل عروج حاصل ہوگا۔ اور آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مثال سے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے۔ کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت مسلمانوں کو عارضی اور وقتی طور پر دھکا لگا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ذریعہ سے اس نقصان کی تلافی فرمائی۔ اور اسلام کی شان و شوکت کو پہلے سے زیادہ ظاہر کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ . . . سو اے عزیزو جب کہ قدیم سے سنت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے" (الوصیت ص۶)

اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو واضح فرمایا کہ آپ کی وفات کے بعد سلسلہ احمدیہ میں ویسی ہی خلافت ہوگی جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق کی طرح سے ایک انسان خلیفہ ہوگا اور باقی جماعت اس کی فرمانبردار اور مطیع ہوگی۔ اور یہ خلافت قرآن مجید کی آیت استخلاف کے مطابق ہوگی۔

چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا اور جماعت کے لئے یہ ایک نہایت ہی نازک وقت آیا تو اس وقت اکابر غیر مبایعین نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا اور مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور دیگر ارکان نے یہ لکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کو ہم اپنا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں اور آپ کی یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کے مطابق ہے جو آپ نے رسالہ الوصیت میں درج فرمایا ہے۔ یہ اعلان حسب ذیل تھا۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود و باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو اپنا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے۔ مولانا سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار (خواجہ کمال الدین) خواجہ کمال الدین بلیڈر۔ سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ (ضمیمہ اخبار الحکم مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

اس اعلان کے پڑھنے سے یہ امر ظاہر ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اور ان کے دیگر رفقاء سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے وجود کے قائل تھے اور ان کا یہ عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد مندرجہ رسالہ الوصیت کی وجہ سے تھا۔ کیونکہ اعلان میں صاف طور پر یہ لکھا ہے کہ ہم حضرت حاجی مولانا نور الدین صاحب کو جو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں تو یہ رسالہ الوصیت کے مطابق ہے۔ اور ایک دوسرے اعلان میں جماعت کو اس بات کی تاکید کی گئی تھی کہ "وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں" یہ اعلان بھی خواجہ کمال الدین صاحب کی طرف سے اخبار میں شائع کیا گیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ اکابر غیر مبایعین اپنے عقائد میں بگاڑ سے پہلے سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے وجود کے نہ صرف یہ کہ منکر نہ تھے بلکہ جماعت کو اس امر کی تحریک اور تاکید کرتے تھے کہ وہ فوراً بیعت خلافت کر لیں۔ اور اس بیعت میں انکے اپنے اجتہاد یا کسی کی بزرگی کا کوئی دخل نہ تھا بلکہ یہ حضرت مسیح موعود کے واضح ارشاد کے مطابق تھی۔ لیکن کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ صرف چھ سال کے عرصہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول کی وفات ہوتی ہے تو وہی لوگ جو بیعت خلافت کو ضروری اور مطابق رسالہ الوصیت لکھا اور کہا کرتے تھے

وہ اپنے پہلے عقیدہ سے صاف منحرف ہو گئے وہ اپنی تحریروں کو بھول گئے اور یہ اعلان کرنے لگے کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا نظام نہیں ہے۔ اور حضرت مولانا نور الدین صاحب کو خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ تو یہ رسالہ الوصیت کے مطابق نہیں تھا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا۔ "وہاں آپ (حضرت خلیفہ اولؓ) کے ہاتھ پر سب قوم کا اکٹھا ہو جانا یہ ایک علیحدہ امر تھا جس کا ذکر الوصیت میں کوئی نہیں"۔ (رسالہ الوصیت شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور صفحہ ۳)

پس میں انصاف پسند غیر مبایع اصحاب سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ اپنے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کی ان دونوں تحریروں کو پڑھیں۔ کہ پہلے وہ خلافت کو مطابق رسالہ الوصیت تحریر کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد یہ لکھتے ہیں۔ کہ "الوصیت" میں اس کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ اور اسی طرح ان کے طرز عمل کو دیکھیں کہ پہلے تو وہ خلافت کو قائم کرنے والوں میں سے ہوتے ہیں۔ اور جماعت کو بیعت خلافت کی تحریک کرتے ہیں۔ مگر خلافت ثانیہ پر اس سے گردان ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی م

وقارِ عمل موضع بیری میں

۲۵ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۵ ماہ اپریل ۱۹۴۰ء

موضع بیری کے وقار عمل مورخہ ۲۵ ماہ شہادت بروز جمعرات کے لئے قادیان کے اساتذہ و طلباء و خدام الاحمدیہ تیاری کر رہے ہیں۔ اور دوسرے صاحبان بھی ہر محلہ سے جماعت کے اس کام میں حصہ لینے کے لئے بطور والنٹیرس تیاری میں حصہ لے رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ کٹائی شروع ہو گئی ہے۔ موضع بھیر و چھی۔ راجپورہ۔ بھینی۔ کھارہ۔ خوشحال پور و ننگل پور و چھینی۔ بھٹیاں و گھوڑیواہ و دیگول۔ نیز تسہ سے بھی فارغ دوست اس میں حصہ لینے کے لئے اپنے ہل اور کراہ لے کر آئیں گے۔

چونکہ جو بند بیری میں بننا شروع ہوا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ برسات سے پہلے پہلے وہ خاصہ مضبوط کر دیا جائے۔ اس لئے موضع بیری کے لوگوں کی مدد کے لئے آئندہ جمعرات یعنی ۲۵ ماہ شہادت کو لوگ وہاں جمع ہونگے تا خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اس کام کو مکمل کریں۔

دیہات کے دوست اس میں شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ لیکن اس طرح قومی کاموں کا چونکہ رواج نہیں رہا ہے۔ اس لئے وقت پر پورے انتظام کے ساتھ جمع ہونے کی مشق نہیں ہے۔

اس دفعہ دوستوں کو علی الصباح بلکہ دور کے دیہات سے تو نماز فجر سے پہلے ہی روانہ ہونا چاہیئے۔ تا کام شروع ہونے میں دیر نہ ہو۔

کھانے کا انتظام ہر جماعت کو بلکہ ہر شخص کو اپنا اپنا خود کرنا ہو گا۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایسے کاموں کے لئے اپنے ممبروں کو ہدایات جاری ہوتی ہیں۔ کہ کھانے کے لئے بھنے ہوئے چنے ساتھ رکھا کریں۔ چنانچہ وہ سب اپنے اپنے کھانے کا خود انتظام کریں گے۔

دیہات کے دوستوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے کھانے کا انتظام بھی خود کر کے آئیں۔

یہ اجتماع خاص طور پر قابلِ دید ہوگا۔ کیونکہ اس میں قادیان کے لوگ کثرت سے شامل ہوں گے۔ دیہات کے اصحاب جس قدر شامل ہو سکتے ہیں شامل ہوں۔ تا جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی عادت۔ اور مشق پیدا ہو۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

ہم مخالفت میں اپنی چوٹی کا زور صرف کر رہے ہیں۔ ان کا یہ طریق کہاں تک درست اور صحیح ہے۔ اور اپنے پہلے طرز عمل سے کس قدر متضاد و مخالف ہے۔ والسلام خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ناروے کی اطلاع ہے۔ کہ ٹرانڈ ھیم پر حملہ کرنے کے لئے برطانوی فوجیں تیاریاں کر رہی ہیں۔ یہ وہ بندرگاہ ہے۔ جس پر جرمنوں نے شروع ہی میں قبضہ کر لیا تھا۔ مگر اب انہیں بہت جلد یہاں سے نکال دیا جائے گا۔

برلن ۲۰ اپریل۔ جرمن ہائی کمانڈ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ ناروے میں جرمن فوجیں تجویز کردہ پروگرام کے مطابق کام کر رہی ہیں۔ برگین کے نواح میں کئی جزیروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اوسلو کے علاقہ میں پیش قدمی کر رہی ہیں۔ جس کا مقصد ایلورم کو گھیر لینا ہے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کینیڈا کی فوجیں جزیرہ اونڈال میں جو برگن کے شمال میں ہے دھڑا دھڑ اتر رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بہت جلد یہاں خوفناک لڑائی ہوگی۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ریاست ہائے بلقان اور ڈینیوب کے برطانوی سفیروں کی کانفرنس جو کئی روز سے ہو رہی تھی ختم ہو گئی ہے۔ اس میں یہ طے پایا ہے کہ برطانیہ ریاست ہائے بلقان اور ڈینیوب سے زیادہ سے زیادہ مال منگوائے اور انہیں یقین دلائے۔ کہ برطانیہ نہیں چاہتا۔ کہ ان کی آزادی سلب کی جائے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ناروے کی سرکاری نیوز ایجنسی نے جرمنی کے اس اعلان کی تردید کی ہے کہ جرمن جہازوں نے شاہ ناروے پر حملہ نہیں کیا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ شاہ ناروے اور ناروی فوجیں جہاں گئیں۔ جرمن فوجوں نے ان کا پیچھا کرتے ہوئے بم برسائے۔ بادشاہ کو مجبوراً نواحی جنگل میں چھپنا پڑا۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ برطانوی تجارتی کشتی "مینیر" آج شمالی ساحل پر چار جرمن قیدیوں کو لے کر پہنچی۔ اس کشتی نے جرمنی کے پچاس جہاز ڈبو کر ریکارڈ قائم کیا ہے۔

پشاور ۲۰ اپریل۔ صوبہ سرحد میں پچھلے سال ماہ فروری میں ۴۶ قتل ہوئے تھے۔ امسال ۴۸ ہوئے چوریوں اور ڈکیتیوں کی تعداد بھی بالترتیب ۱۷۷ اور ۱۶۱ سے بڑھ کر ۱۸۳ اور ۲۰۳ تک جا پہنچی ہے۔

پیرس ۲۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے چونکہ جرمنی کے ناروے کی جنگ میں مصروف ہونے کی وجہ سے سیگفریڈ لائن کو توڑنے کا فرانس کے لئے بہترین موقع ہے۔ اس لئے حکومت فرانس اس پر شدید حملہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ بحیرہ شمالی میں ناکہ بندی کی وجہ سے چونکہ جرمنی کے لئے بلقان کے راستے بند ہیں اس لئے ہٹلر نے مسولینی سے درخواست کی کہ وہ ترکوں کو ڈٹی کا دشمن قرار دے کر دردانیال کو بند کر دے مگر معلوم ہوا ہے۔ مسولینی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لائلپور ۲۰ اپریل۔ امریکن کپاس ۴/۸ دیسی کپاس ۶/۷ گڑ ۱۲/۳ تا ۱۴/۲ توریا ۱۱/۴

امرتسر ۲۰ اپریل۔ گندم دڑہ ۳/۲ گندم اعلیٰ ۳/۸ چنے ۳/۶ پرانی باسمتی ۸/۲ نئی باسمتی ۷/۰ چھوٹا چاول ۴/۰ دیسی کپاس ۶/۰ توریا خشک ۴/۱۲ مونگ پھلی ۴/۱۰ تل سفید ۷/۱۰ فی من

دہلی ۲۱ اپریل۔ مسلم لیگ کی تجویز کے مطابق آج راولپنڈی۔ لائل پور اور علی گڑھ میں دن منایا گیا۔ راولپنڈی میں ڈاکٹر عالم نے ہندوستان کو تقسیم کرنے کی تجویز کے حق میں تقریر کی اور جلسہ میں اس کے متعلق ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اسی قسم کا ریزولیوشن علی گڑھ میں پاس کیا گیا جہاں ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب نے اس کی تائید میں تقریر کی۔

پشاور ۲۱ اپریل۔ خان عبدالغفار خان نے صوبہ کی کانگرس کمیٹی کی سرگرمیوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں ایک نئی تحریک چلانا چاہتا ہوں۔ جو ملکی سیاسیات سے الگ ہوگی۔ چونکہ صوبہ سرحد کی کانگرس کمیٹی میں جھگڑے پیدا ہو گئے ہیں اس لئے میں اس سے علیحدگی اختیار کر رہا ہوں۔ اور میرا ارادہ ہے۔ کہ باقی زندگی سیاسیات کے متعلق نوجوانوں کو تربیت دینے میں گذاروں اس سال خان عبدالغفار خان صاحب ضلع کی کانگرس کمیٹی کے انتخاب کے لئے بھی کھڑے نہیں ہوئے اور صوبہ کی کانگرس کمیٹی سے بھی انہوں نے استعفیٰ دیدیا ہے جسے ابھی منظور نہیں کیا گیا۔ اگر ان کا یہ استعفیٰ منظور کر لیا گیا۔ تو وہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبر بھی نہ رہیں گے۔

لکھنؤ ۲۱ اپریل۔ آج سویرے بارہ وفات کی تقریب پر لکھنؤ میں شیعہ سنیوں کا جھگڑا ہو گیا۔ تیسرے پہر مدح صحابہ کا جلوس نکلا۔ جو آرام سے گذر کر ختم ہو گیا راستہ میں پولیس کا کافی انتظام تھا۔ سویرے شیعہ سنیوں میں اس طرح جھگڑا شروع ہوا کہ سنیوں کی ایک پارٹی جلوس میں شریک ہونے کے لئے آ رہی تھی۔ کہ اس پر اینٹیں پھینکی گئیں۔ آج کے جھگڑے میں تین آدمی مارے گئے۔ اور چار زخمی ہوئے زخمیوں میں چار کنسٹیبل بھی شامل ہیں۔ بہت سے آدمی پکڑے گئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم جاری کر دیا ہے کہ شام کے سات بجے سے لے کر صبح کے چھ بجے تک پانچ مسلمان۔ ایک جگہ جمع نہ ہوں۔

کراچی ۲۱ اپریل۔ ضلع سکھر کے لوگوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ منزل گاہ کے معاملہ کے متعلق کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ پچھلے دنوں وزیروں نے اس علاقہ کا جب دورہ کیا۔ تو انہیں بہت سی درخواستیں دی گئیں۔ کہ اس جھگڑے کو مٹا دیا جائے اب ہندو مسلمانوں کے تعلقات اچھے ہو رہے ہیں۔ ۹۰ ہزار روپیہ تک کی رقم بانٹنے کا اختیار کلکٹر کو دیا گیا ہے جھگڑے کے دوران میں جن لوگوں کے گھر برباد ہو گئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کو ڈیڑھ سو روپیہ دیا جائیگا۔ ایسے چار سو کے قریب لوگوں کی درخواستیں پہنچ چکی ہیں۔ سکھر کے کلکٹر نے لکھا ہے کہ ۳۰ ہزار روپیہ اور امداد کے لئے منظور کیا جائے

لاہور ۲۱ اپریل۔ لاہور کے سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جو پچھلے مہینے خاکساروں کے جھگڑے میں زخمی ہو گئے تھے چھٹی مل گئی ہے کل وہ انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔

کراچی ۲۱ اپریل۔ گورنر سندھ نے میونسپلٹیوں کے مخلوط انتخاب کے بل کی منظوری دیدی ہے۔ پہلا انتخاب شکارپور اور سکھر میں ہوگا۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ لڑائی چھڑنے کے بعد اس وقت تک فرانس نے بیس نئے جہاز تیار کرتے ہیں جن میں برباد کرنے والے۔ ڈبکنی کشتیوں کو تباہ کرنے والے اور سرنگیں صاف کرنے والے جہاز شامل ہیں۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مسولینی نے ہٹلر کے یوم پیدائش پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ جرمنی اس بڑی آزمائش میں کامیاب ہوگی۔

امرتسر ۲۰ اپریل۔ سونا ۳۳/۱۰/۰ چاندی ۵۵/۰ پونڈ ۲۷/۷/۰

برلن ۲۰ اپریل۔ آج سارے جرمنی میں ہٹلر کی ۵۱ ویں سالگرہ منائی گئی ہٹلر دوسری سرگرمیوں میں مصروفیت کی وجہ سے صرف چند منٹ ہی چانسلری کی چھت پر آیا۔

پٹیالہ ۲۰ اپریل۔ سر لیاقت حیات خان کے ریٹائر ہونے کے بعد ریاست میں وزیر اعظم کا عہدہ اڑا دیا گیا ہے۔ مہاراجہ صاحب خود وزیر اعظم کے فرائض سرانجام دینگے

پیرس ۲۰ اپریل۔ جب سے جنگ چھڑی ہے۔ امریکہ سے تین ہزار ہوائی جہاز اتحادیوں کے پاس پہنچ گئے ہیں۔

روم ۲۰ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی اور جرمنی کے درمیان فوجی مشنوں کا تبادلہ ہوگا ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اٹلی کا مشن کب جرمنی جائیگا لیکن دو روز ہوئے جرمن مشن روم پہنچ گیا ہے اور یہ اس پالیسی کے مطابق ہے جس پر گذشتہ دو سال سے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی